باب 14

سماجی اور احتجاجی تحریکیں

صنعتیانے اور قومی ریاستوں کے وجود میں آنے سے لوگوں کی زندگیوں میں بنیادی تبدیلیاں آئیں۔ جیسے ان کے کام کرنے کا طریقہ ضروریات زندگی کے لیے ان کے حقوق اور وقار، ان کے اپنے کام اور پیداوار سے ان کا رشتہ، ان کے خاندان اور پڑوس وغیرہ تعلق میں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ یہ تبدیلیاں بہت سے لوگوں کے لیے خاص طور پر غریب کسانوں، دستکاروں اور صنعتی مزدوروں کے لیے ایک پروقار و محفوظ زندگی کے خاتمے کے مترادف تھیں۔ انھیں اب سینکڑوں اور ہزاروں دیگر کاریگروں کے ساتھ بے رحم نگران کار تنظیمیں کے تحت کام کرنا پڑ رہا تھا۔ انھیں نہ تو پیداوار کا علم تھا اور نہ ہی اس بات کا علم کہ انھیں کب اور کیسے کام کرنا ہوگا۔ کم اجرت، اور ملازمتوں کی غیر مستقلی نے ان میں بے انتہا عدم اطمینان پیدا کردیا تھا۔ حالات خاص طور پر اس وقت اور بھی تکلیف دہ ہوئے جب کارخانے کے مالکان نے مزدوروں کی اجرتوں میں کٹوتی اور ان کی تعداد میں کٹوتی کی یا پھر ان کے کام کے بوجھ میں اضافہ کیا۔

شکل 14.1: لندن کے مفلوک الحال لوگوں کی ایک گلی
فرانس کے مصور ڈورے (1876) کی بنائی ہوئی تصویر

صنعتیانے کے ابتدائی دہائیوں پر انقلاب فرانس (1789-94) کے پیدا کردہ نئے سیاسی رجحانات کا اثر دیکھا جاسکتا ہے۔ آزادی مساوات اور عوامی بھائی چارگی کی تحریکوں نے اجتماعی تحریک کے امکانات روشن کئے۔ ان تحریکوں نے 1790 کے دہے کی فرانسیسی پارلیمانی اسمبلی جیسے جمہوری اداروں کی تخلیق کی اور اشیائے ضروریہ (مثلاً روٹی) کی قیمتوں کو قابو میں لاتے ہوئے بدترین جنگی صعوبتوں پر روک لگائی۔

صنعتیانے کی وجہ سے فنکاروں اور دانشوروں کو بھی شدید تکلیف پہونچی زرعی یا دست کاری اور دیہی گروہی زندگی انسانی قدریں فنا ہوگئیں۔ احساسات و جذبات کے مقابلے میں منطق، سائنس وٹکنالوجی کے رجحان کا حاوی ہونا اور بڑے پیمانے پر صنعت کاری کے اثرات نے غربت وگندگی میں زندگی گزارنے والے مزدوروں کی سوچ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ معاشیات و سماجی تاریخ کا مطالعہ کیا تاکہ وہ صنعت کے چیالنجس کو سمجھ سکیں جب کہ چند دیگر نے شاعری اور مصوری کی طرف توجہ دی تاکہ متبادل صلاحیتوں کو حاصل کرسکیں۔

TELANGANA

صنعت کاری نے نئے سماجی گروہوں کو بھی جنم دیا جو چاہتے تھے کہ وہ سماج میں ایک اہم رول ادا کریں جہاں صنعت کاری نے سرمایہ کاری و بڑے زمینداروں کو اقتدار و رسوخ بخشا وہیں اس نے مزدور طبقے کی تحریکوں کو منظم بھی کیا۔ مزدوروں نے اپنی طاقت کا احساس کیا کہ وہ متحد ہو کر مکمل معیشیت کو ساکن و جامد کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ انقلاب فرانس اور سوشلزم کے تصورات سے بھی متاثر ہوئے۔ اسی طرح عورتیں جو اس وقت تک صرف گھروں تک ہی محدود ہوا کرتی تھیں۔ باہر نکل آئیں ان کا مطالبہ تھا کہ انھیں بھی سماج، معیشت، سیاست اور تہذیبی امور میں مساوی رتبہ و رول ملنا چاہیے۔ اپنے اس مقصد میں پیش رفت کرنے کے لیے انھوں نے بسا اوقات سوشلزم اور جمہوری قومیت جیسی تحریکوں میں حصہ لیا۔

اس باب میں ہم چند ایسے واقعات کا مطالعہ کریں گے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ کس طرح انہوں نے جدید دنیا بالخصوص ہندوستان کو متاثر کیا ہے۔

☆ آپ کے خیال میں آزادی، مساوات و عوامی بھائی چارگی کے تصورات احتجاجی تحریکوں کی ترغیب میں کس طرح مددگار ثابت ہوئے ہوں گے؟

☆ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اکیسویں صدی میں عوام ان تینوں تصورات سے کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں؟

☆ کیا آپ اپنے اطراف کسی ایسی سماجی تحریک کو دیکھتے ہیں جو آج بھی ان تصورات سے متاثر ہے۔

انگلینڈ میں مزدوروں کی ابتدائی تحریکیں۔

انگلینڈ کے کارخانوں میں کام کی سختیوں کے خلاف سیاسی احتجاج بڑھتا جا رہا تھا۔ مزدوروں نے حق رائے دہی کے لیے تحریک چلائی۔ حکومت نے نئے قوانین کے ذریعہ مزدوروں کے حق احتجاج کو مسترد کر دیا۔

انگلینڈ ایک لمبے عرصہ تک 1792ء سے 1815ء تک فرانس کے ساتھ جنگ کرتا رہا۔ جس کے نتیجہ میں انگلینڈ اور یورپ کے درمیان تجارت معطل رہی۔ کارخانوں کو بند کرنا پڑا جس کی وجہ سے بے روزگاری بڑھتی رہی اور اشیائے خورد و نوش جیسے روٹی اور گوشت کی قیمتیں اوسط مزدوری سے بہت اونچی ہو چکی تھیں۔ 1795ء میں پارلیمنٹ نے دو قوانین پاس کیے جن کی رو سے تقاریر کے ذریعہ عوام کو مشتعل کرنا، تحریر کے ذریعہ نفرت پیدا کرنا بادشاہ کی عدول حکمی، دستور و حکومت کی خلاف ورزی کو غیر قانونی قرار دیا گیا اور پچاس سے زائد لوگوں کے اجتماع پر امتناع عائد کیا گیا۔ اس کے باوجود Old Corruption کے خلاف احتجاج جاری رہا۔ یہ اصطلاح مطلق العنان، اور پارلیمنٹ کو حاصلہ مراعات کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ اراکین پارلیمنٹ، زمیندار، صنعت کار اور پیشہ ور مزدوروں کو حق رائے دہی عطا کرنے کی مخالفت کر رہے تھے وہ corn laws کی تائید کر رہے تھے جو سستی غذائی درآمدات کو اس وقت تک روک سکتے تھے جب تک کہ برطانیہ میں ان کی قیمتیں یک مخصوص سطح تک نہ پہنچ جائیں۔ جیسے جیسے شہروں اور کارخانوں میں مزدوروں کی تعداد بڑھنے لگی انھوں نے اپنے غصہ اور مایوسی کا اظہار احتجاج کے مختلف طریقوں سے کرنا شروع کیا۔ 1790ء کے دہے سے روٹی یا غذا کے لیے ملک بھر میں دنگے ہونے لگے۔ روٹی غریبوں کی مستقل غذا تھی اور اس کی قیمت ہی ان کے معیار زندگی کا تعین کرتی تھی۔ غذا کے

☆ آپ یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ مزدوروں نے Cornlaws کی مخالف اور زمین داروں نے ان قوانین کی تائید کی ہوگی۔

☆ ہندوستان میں بھی ایسے قوانین ختم کیے جا رہے ہیں جو ہمارے کسانوں کو سستی زرعی اشیا کی درآمدات کی مسابقت سے بچاتے ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسی درآمدات ہمارے ملک کے غریب عوام کو فائدہ پہنچاتی ہیں؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

ذخائر پر قبضہ کیا گیا اور اسے نفع کے لالچی تاجروں کی مقررہ قیمتوں کے برخلاف اخلاقی طور پر مناسب اور قابل ادائیگی قیمتوں پر فروخت کیا جانے لگا۔ ایسے دنگے اگرچیکہ جنگ کے بدترین سال 1795 میں بہت زیادہ ہوئے لیکن یہ 1840ء کے دہے تک بھی بدستور جاری رہے۔

خستہ حالی کی ایک اور وجہ وہ عمل تھا جو الحاق Enclousre کہلاتا تھا۔ جس کے تحت 1770ء کے دہے سے سینکڑوں چھوٹے فارمس (کھیتوں) کا بڑے زمینداروں کے بڑے فارمس (کھیتوں) میں شامل کیا جاتا تھا۔ غریب دیہی خاندان اس عمل سے بہت زیادہ متاثر ہوئے تھے اور انھوں نے صنعتوں کی طرف رخ کرنا شروع کیا۔ لیکن کپاس کی صنعت میں مشینوں کے استعمال نے ہزاروں بنکروں کو بے روزگاری اور غربت میں ڈھکیل دیا۔ کیوں کہ ان کی محنت مشینوں کے مقابلے میں بہت سست رفتار تھی۔ 1790ء کے دہے سے بنکروں نے اپنے لیے جائز اقل ترین مزدوری کا مطالبہ شروع کیا جس کو پارلیمنٹ نے مسترد کر دیا۔ جب مزدوروں نے ہڑتال کی تو انھیں طاقت کے استعمال سے منتشر کیا گیا۔ مایوسی کے عالم میں لنکا شائر میں بنکروں نے power looms کو تباہ کر دیا کیوں کہ ان کے خیال میں یہی ان کے روزگار کی تباہی کے ذمہ دار تھے۔

☆ آپ کے خیال میں مشینوں کو توڑنے کا عمل کس حد تک مزدوروں کے لیے مدگار تھا؟

☆ حکومت نے ایک ایسا قانون نافذ کیا جس میں مشینوں کو توڑنے کے لیے سزائے موت تجویز کی گئی تھی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ منصفانہ قانون تھا؟

☆ جب نئی مشینیں کارخانے میں لائی جاتی ہیں تو چند مزدور بے روزگار ہوجاتے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا ایسے طریقے بھی ہوسکتے ہیں جن سے بے روزگاری پیدا کیے بغیر ٹکنالوجی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

یارک شائر میں روایتی انداز میں ہاتھ سے اون تراشنے والے کسانوں نے تراشنے کے اوزار تباہ کرڈالے۔ 1830ء کے دنگوں میں زرعی مزدوروں کے روزگار کو Threser سے خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ فسادیوں نے ان مشینوں کو تباہ کرڈالا۔ ان میں سے 9 کو پھانسی دی دی گئی اور 450 کو مجرم قرار دے کر آسٹریلیا بھیج دیا گیا۔

LUDDISM مشین بے زاری

کرشماتی شخصیت جنرل Ned Ludd کی زیر قیادت 17-1811 میں اٹھنے والی تحریک جو Luddism کہلاتی ہے۔ احتجاج کی ایک اور مثال ہے۔ Luddism مشینوں پر محض ایک روایت پسندانہ حملہ نہیں ہے بلکہ اس کے شرکاء اقل ترین اجرت، عورتوں اور بچوں کی محنت پر کنٹرول، اور مشینوں کی آمد کے نتیجے میں بے روزگار ہونے والے مزدوروں کے لیے روزگار کا مطالبہ کر رہے تھے اور وہ یونین بنانے کے حق کا مطالبہ کر رہے تھے تاکہ وہ قانونی طور پر اپنے مطالبات پیش کرسکیں۔ اپنے حقوق و مطالبات منوانے کے لیے جن مزدوروں کے پاس اب بھی طاقتور ٹریڈ یونین نہیں تھی وہ مشینوں اور ذخائر کو تباہ کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے کارخانے کے مالکوں سے لڑ رہے تھے۔ کئی ایک معاملوں میں کارخانے کے مالکوں نے مزدوروں سے بات چیت کرنے اور انھیں بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لیے رضامندی ظاہر کی۔ مزدوروں اور کئی ایک متوسط طبقہ کے افراد جیسے دوکاندار اور ماہر دست کاروں کے خیال میں مشینیں غیر ضروری تھیں اور لوگوں کے روزگار کو ہتھیانے کے لیے متعارف کی جارہی تھیں اس لیے اس قسم کے احتجاجیوں کو سماج کی طرف سے بڑی تائید ملی کئی جگہوں پر ''ریڈیکل ورکرس'' نے جنرل Ludd کے نام سے مسلسل مظاہرہ کیئے اور چند دوسرے مقامات پر مخفی انجمنیں بھی تھیں جو منصوبہ بند اور مربوط مہم چلا رہی تھیں۔

SCERT TELANGANA

اشتراکیت/(سوشلزم)

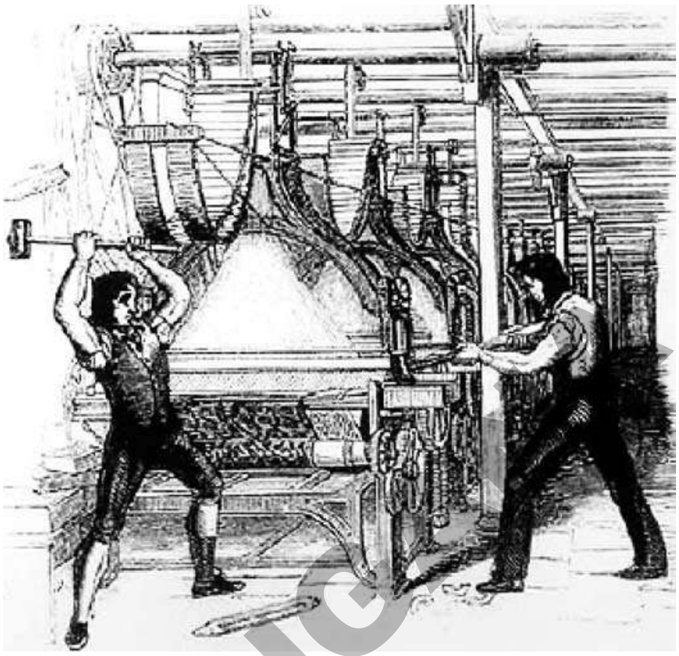

شکل - 14.2 : 1812 میں مشین بےزار افراد مشینوں کو تباہ کرتے ہوئے

اگرچیکہ Luddisom کو حکومت اور فوج پسپا کررہی تھی لیکن ایک نیا نظریہ فروغ پارہا تھا جس کا مقصد مزدوروں کوایک نیا سماجی مقصد دینا تھا یہی نظریہ سوشلزم کہلاتا ہے۔سوشلزم کیا ہے؟ یہ ایک نظریہ ہے جو خانگی ملکیت کی مخالفت کرتا ہے اور قدرتی وسائل پر عوامی ملکیت واختیار کی وکالت کرتا ہے۔سوشلسٹ نظریے کے مطابق افراد کو چاہئے کہ وہ کوئی بھی کام انفرادی طور پر نہیں بلکہ باہمی تعاون و اشتراک سے انجام دیں۔اس کے علاوہ ہر وہ چیز جو افراد پیدا کرتے ہیں سماجی پیداوار ہوتی ہے جو کوئی کسی شئے کی پیداوار میں تعاون کرتا ہے وہ اس پیداوار میں حصہ کا حق دار ہوتا ہے۔ سماج کو بحیثیت مجموعی پیداوار کا مالک ہونا چاہئے یا کم از کم اراکین سماج کے مفاد کے لیے اسے اس پیداوار پر کنٹرول ہونا چاہئے۔

اس طرح سوشلزم سرمایہ دارانہ نظام کی ضد ہے جس میں پیداوار کے وسائل پر خانگی افراد کی اجارہ داری ہوتی ہے۔یہ خانگی افراد یا ادارے طے کرتے ہیں کہ بازار کے لیے کیا چیز پیدا کی جائے اور اس پیداوار میں کس کی حصہ داری ہو۔سوشلسٹوں کی شکایت یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام میں دولت واقتدار یقینی طور پر غیر منصفانہ اور استحصالی انداز میں محض چند افراد کے ہاتھوں میں مرکوز ہوجاتی ہے۔دولت مند سماج میں اپنا دبدبہ قائم کرنے کے لیے اپنی دولت کا استعمال کرتے ہیں چوں کہ یہ لوگ دولت مند ہوتے ہیں اس لیے وہ انتخاب کر سکتے ہیں کہ انھیں کہاں اور کیسے زندگی گزارنی ہے اور انتخاب کی یہ آزادی غریب افراد کے مواقعوں کو محدود کردیتی ہے جو جس کے نتیجہ میں انفرادی آزادی اور مواقعوں میں مساوات جیسی اصطلاحیں دولت مند افراد کے لیے بےمعنی ہوتی ہیں جبکہ غریب دولت مند افراد کے حکم کے غلام ہوتے ہیں۔سوشلسٹوں کے خیال میں حقیقی آزادی اور حقیقی مساوات کے لیے ضروری ہے کہ وسائل پر جو سماج کی خوشحالی کی بنیاد ہیں سماج کا اختیار رہو۔

سوشلسٹ نظریہ کے حامی افراد کا ماننا ہے کہ حقیقی مسابقت اس وقت تک ممکن نہیں ہوتی جب تک وسائل کی مساویانہ تقسیم نہ ہو۔ورنہ دولت منداور صاحب اختیار افراد کسی بھی طرح حالات کو اپنے حق میں جھکا لینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

سوشلزم کے چند عوامل پچھلے دور کے مفکرین جیسے افلاطون اور تھامس مور کے نزدیک بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔یہ نظریات جب انقلابِ فرانس کے نظریات سے ہم آہنگ ہوئے تو انھیں اور بھی تقویت حاصل ہوئی۔

SCERT TELANGANA

خاکہ:14.3: میگزین سے لیا گیا پوسٹر جو مزدوروں میں بیداری پیدا کرنے کے لیے جاری کیا گیا۔

بابیف Babeuf اور چند دوسرے انقلابیوں نے شکایت کی کہ آزادی، مساوات، اور بھائی چارہ جیسے عوامل کے حصول میں انقلاب ناکام ہوا۔ بابیف کہتا ہے کہ مکمل مساوات کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ خانگی جائیداد پر امتناع ہو اور جائیداد اور اس کے ثمرات پر پابندی ہو۔ اس کے ان ہی نظریات کے سبب اسے حکومت کا تختہ پلٹنے کی سازش کرنے کے الزام میں سزائے موت دی گئی۔ تاہم اس کے نظریات آنے والی نسلوں کو صنعتی نظام کے خلاف تحریک دیتے رہے۔

فرانس میں سینٹ سائمن Saint Saimon نامی ایک اور قدیم سوشلسٹ مفکر گذرا ہے اس نے وکالت کی کہ مرکزی منصوبہ بندی کے ذریعے پیداواری وسائل پر عوام کا کنٹرول ہونا چاہیے۔ جس میں سائنسداں، صنعت کار اور انجینئرس قبل از وقت سماجی ضروریات کا اندازہ قائم کرتے ہوئے ان کی تکمیل کے لیے سماجی توانائیوں کو بروئے کار لاسکیں۔

ایسے مفکرین انگلینڈ مین بھی منظر عام پر آئے جو ''صنعتی انقلاب کا گھر'' سمجھا جاتا ہے۔ یہاں ایک Owen نامی ایک چھوٹا صنعت کار مزدوروں کی حالت اور سرمایہ داروں کی دولت مندی سے متفکر ہوا۔ اس نے امداد باہمی والے گاؤں کی تعمیر کی ترغیب دی جہاں ہر چیز پر مشترکہ ملکیت ہو اور عوام باہمی تعاون سے کام کریں اور محصلہ پیداوار کو آپس میں تقسیم کرلیں۔ تاہم یہ تصورات محض خیالی بن کر رہ گئے کیونکہ صنعتی پیداوار کو عظیم پیمانے پر اضافہ ہونے اس پر عمل نہ ہوسکا۔

کارل مارکس اور فریڈرک اینجلس نے سوشلزم کے نئے نظریہ کی داغ بیل ڈالی۔ یہ نظریہ ان کے صنعتی پیداوار میں سرمایہ کاری کے مطالعہ پر مبنی تھا۔ ان کا استدلال تھا کہ سرمایہ دارانہ نظام تاریخ میں ایک ترقی پذیر قوت بھی ہے اور ایک استحصالی نظام بھی ہے جو سرمایہ داروں اور مزدوروں کو یکساں طور پر انسانی اقدار وں سے دور کرتا ہے۔ یہ ترقی پذیر ہے کیوں کہ اس کی وجہ سے دنیا میں صنعتی تغیر ممکن ہوسکا اور پیداواری صلاحیت کو ابھارا گیا تاکہ ہر ایک کی ضروریات کی تکمیل ہوسکے۔

یہ نظام استحصالی ہے اس لحاظ سے کہ سرمایہ دارانہ نظام مزدوروں سے سخت کام لیتا ہے اور ان کی زندگی کو دشواریوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور اس محنت کا پھل سرمایہ دار حاصل کرلیتے ہیں۔۔ مارکس کا خیال ہے کہ صنعتی پیداوار سے ممکن نہیں کہ لوگ چھوٹے پیمانے پر ایک ساتھ رہ کر کام کریں بلکہ انہیں اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے بے شمار لوگوں کے ساتھ متحد ہوکر کام کرنا چاہیے۔ لہٰذا پیدوار کوئی ایک خاندان یا گاؤں کا معاملہ نہیں بلکہ پورے سماج کا معاملہ ہوگا۔ اس نظام نے انسانوں کو بے انتہا اختیارات دیئے تاکہ وہ مشترکہ مفاد کے لیے کام کرتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

SCERT TELANGANA

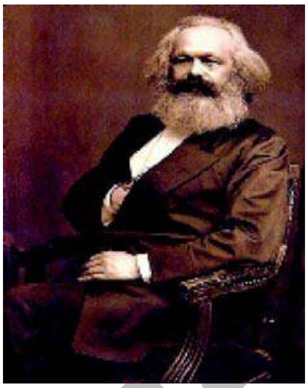

کارل مارکس

فریڈرک اینجلس

مارکس اور اینجلس کا اعتراض تھا کہ پیداوار کے لیے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی اپنی کوئی جائیداد نہیں لیکن وہ ہمیشہ پیداوار کے لیے ضروری اور لازمی ہیں۔ پھر بھی ان کا (مزدوروں کا) استحصال کیا جاتا ہے۔ تاکہ سرمایہ داروں کے نفع میں اضافہ جاری رہ سکے۔ اس لیے مزدوروں کو مجبور کیا جائے کہ وہ بہتر اجرتوں کے لیے اور سرمایہ دارانہ نظام ہی کے خاتمہ کے لے لڑیں۔ اگر مزدور تمام کارخانوں اور وسائل کو اپنے ہاتھ میں لے لیں اور انھیں ایک مشترکہ مفاد کے لیے لائیں تو یقیناً ایک نیا اور مساوات سے پر سماج قائم ہو سکے گا۔ اس نے کہا کہ مزدور آپس میں متحد ہو جائیں اور سرمایہ داروں کو نکال پھینکیں جیسا کہ لوگوں نے فرانسیسی انقلاب کے دوران بادشاہوں اور جاگیرداروں کو اکھاڑ پھینکا تھا۔ مزوروں کو چاہیے کہ ریاستی وسائل کی ذمہ داری سنبھالیں اور مزدور ریاست قائم کریں جو کہ تمام کارخانوں اور زمین وجائیداد کی مالک ہو اور اجتماعی مفاد کے لیے منصوبہ بند طریقے سے پیداوار کا انتظام کرے۔

مارکس اور اینجلس کے نظریات نے 19 ویں صدی عیسیوں کے اختتام تک ریڈیکل مفکرین کے ذہن پر نہ صرف گہرا اثر ڈالا بلکہ 20 ویں صدی عیسوی میں بڑے سماجی تحریکوں کا محرک بنے۔ اسی دوران کئی ایک ریڈیکل مفکرین نے مارکس کے کئی ایک مسائل پر مخالفت کی اور انھوں نے نئے نظریات پیش کیے جسے لاقانونیت یا نراجیت (Anarchism) کہا جانے لگا۔

سوشلزم اپنے ابتدائی دنوں میں ہی ہندوستان آیا۔ سوامی وویکانند خود بھی سوشلزم کے تصورات سے متاثر ہوئے جوان دنوں یورپ اور امریکہ میں پھیل رہے تھے جب انھوں نے ان براعظموں کا دورہ کیا۔ جیسے جیسے قومی تحریک طاقتور ہوتی گئی کئی ایک قوم پرست بھی سوشلزم سے متاثر ہوتے رہے۔ ہندوستانی قوم پسندوں کو 1917ء کے روسی کیمونسٹ انقلاب سے ترغیب ملی خاص طور پر اس وقت جب انقلابی حکومت نے یہ اعلان کیا کہ وہ ہر قومی مقصد کی تائید کرے گی۔ کئی رہنما جیسے ایم این رائے، بھگت سنگھ، جواہر لال نہرو وغیرہ سوشلزم کے پرجوش حامی تھے۔ جیسے جیسے ہندوستان کے شہروں میں صنعتی پیداوار میں اضافہ ہوتا گیا کئی ایک رہنماؤں نے مزدوروں کی ٹریڈ یونین بناڈالیں۔ یہ رہنما بھی مارکسزم سے متاثر تھے اور 1920ء ہی میں انھوں نے ہندوستان میں کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد ڈالی۔

☆ مارکسی سوشلزم Luddism سے کس طرح مختلف ہے؟

☆ مارکس نے صنعتی پیداوار کو اعلیٰ اور ضروری کیوں تصور کیا؟

☆ مارکس اور ابتدائی سوشلسٹوں میں اہم فرق کیا تھا؟

خواتین کی تحریک

عہدِ وسطی اور ابتدائی عہد جدید کے دوران دنیا کی تمام خواتین بشمول یوروپ کے مردوں کی اجارہ داری قائم تھی۔ انھیں جائیداد یا شہری حقوق جیسے ووٹ وغیرہ دینے کا حق نہیں تھا۔ خواتین زیادہ تر گھریلو کام جیسے پکوان، بچوں کی پرورش اور گھر میں موجود بڑوں کا خیال رکھنا اور مردوں کے کام میں ہاتھ بٹانے تک محدود تھیں۔ اس صورتحال میں تبدیلی صنعتیانے کی وجہ سے آئی جب خواتین نے زیادہ تعداد میں صنعتوں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

میں کام کرنا شروع کیا۔اس طرح خواتین کام اور کمانے کے لیے گھروں سے باہر نکلیں اور انہوں نے اپنی الگ پہچان بنائی اور سماج میں اپنے کردار کو ثابت کیا۔انہوں نے کہا کہ تمام انسان مساوی ہیں کے اصول پر زور دینا شروع کیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

جب 1791ء میں فرانسیسی انقلابیوں نے مردوں کے حقوق نامہ کو تیار کرنے لگے، تب بہت سی فرانسیسی خواتین اس کے خلاف احتجاج کرنے لگیں اور ایک علحدہ خواتین کے حقوق نامہ بنایا۔اس میں اعلان کیا کہ ''عورتیں آزاد پیدا ہوئی اور وہ بھی مردوں کے برابر حقوق رکھتی ہیں''۔ سماجی امتیاز صرف عام ضرورت پر منحصر ہے۔تمام شہری بشمول خواتین کے تمام عوامی عہدوں، دفاتر اور نوکریوں کے لیے صلاحیتوں کے اعتبار سے اہل ہیں، اور کوئی دوسرا امتیاز نہیں برتنا چاہیے یقیناً یہ اعلان نامہ فرانسیسی اسمبلی میں منظور نہیں ہوا۔امریکہ اور یوروپ کی خواتین کی تحریک کے مقاصد یہ تھے کہ خواتین بھی مردوں کے مساوی سمجھی جائیں اور انہیں ووٹوں کے ذریعے حکومت میں حصہ لینے اور عوامی عہدوں کو حاصل کرنے کا حق وغیرہ دیا جائے۔

1830-1870ء کے دوران آبادی کے تمام طبقات کو ووٹ ڈالنے کے حق کی تحریک زور پکڑی، کئی ممالک جیسے انگلینڈ، میں زیادہ تعداد میں خواتین باہر نکل کر ووٹ کا حق مانگنے لگیں انہیں حق رائے دہی کی موافق خواتین "Women's Suffragists" کہا گیا۔انہوں نے احتجاجی مظاہرے، میٹنگس منعقد کیں اور اخبارات وغیرہ میں لکھا اور پارلیمنٹ سے اپیل بھی کی۔1917ء میں روسی انقلاب نے سب سے پہلے خواتین کے تمام حقوق کو منظوری دی۔انگلینڈ میں چند خواتین کو 1918ء کو ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا اور 1928 میں تمام بالغ خواتین کو حق دیا گیا۔آہستہ آہستہ بعد میں تمام جمہوری ممالک نے اس کو قبول کیا۔

اس طرح خواتین جب عوامی معاملات میں حصہ لینے لگیں۔تو جلد ہی وہ اس حقیقت سے واقف ہوئیں کہ خواتین کے ساتھ عدم مساوات اب بھی جاری ہیں۔چاہے وہ تعلیم کے میدان میں ہو یا صحت یا حق جائیداد یا نوکری کے میدان میں بہت سی خاتون مصنفین جیسے Virgiaia woolf نے لکھا کہ کس طرح سے مرد خواتین پر اجارہ داری قائم کرتے ہیں اور خواتین کس طرح خود ان کی آلہ کار بنتی ہیں۔دوسری جنگ عظیم کے بعد خواتین کی تحریکوں کے ایک نئے دور کی ابتداء ہوئی۔جن میں تمام شعبہ حیات میں خواتین کو مساوی حقوق دلانے پر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی انہوں نے تہذیبی اور سیاسی عدم مساوات کے خلاف تحریکیں چلائیں۔اس تحریک نے خواتین کو عورت اور مرد کے درمیان طاقت کے عدم مساوی تقسیم پر غور کرنے میں مدد دی۔۔اگر نسوانی تحریک کے پہلے دور نے بنیادی حقوق جیسے حق رائے دہی پر توجہ مرکوز کی، تو نسوانی تحریک کے دوسرے دور نے مساوات کے دیگر پہلو، جیسے زندگی کے تمام شعبہ جات بشمول تعلیم اور صحت میں امتیاز کو ختم کرنے پر زور دیا۔

آپ نے پڑھا کہ 19ویں صدی کے ہندوستان میں سماجی مصلحین نے کس طرح سے جدوجہد کے ذریعہ سے کئی ایک غیر انسانی رسم و رواج جیسے ستی، بچیوں کی پیدائش پر ان کا قتل، زندگی بھر بیوہ کی زندگی گزارنے پر مجبور کرنا وغیرہ کو ختم کرنے کی کوشش کی اور خواتین کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔تعلیم میں اضافہ سے، خواتین اس قابل ہوئیں کہ وہ عوامی زندگی میں حصہ لیں اور اپنی جیسی خواتین کو منظم کرسکیں۔اس کی وجہ سے ہندستان میں بھی خواتین کی تحریک کو ترقی حاصل ہوئی۔

خواتین نے قومی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور رہنماؤں، خاص طور پر گاندھی جی نے تحریک میں خواتین کی اہمیت پر زور دیا۔

SCERT TELANGANA

ہزار ہا خواتین آزادی کی تحریک میں شامل ہوئیں اور قوم پرستوں کی مدد کی۔جس کے نتیجہ میں جب ہندوستان آزاد ہوا تو خواتین کو مردوں کے برابر قانونی مساوات دی گئی۔اس کے ذریعے جائیداد وغیرہ کے قوانین میں بھی عدم مساوات کو ختم کر دیا گیا۔

باوجود اس کے کہ قانونی طور پر مساوات حاصل کر لی گئی لیکن ساری دنیا بشمول ہندوستان کے حقیقی مساوات کی منزل اب بھی بہت دور ہے۔اور خواتین کی تحریک کی نئی لہر اس کی وجوہات سمجھنے اور اس کے علاوہ حقیقی اور موثر مساوات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

کلیدی الفاظ

1۔ سوشلزم/(اشتراکیت)	2۔ Luddism	3۔ طوائف الملوکی/لاقانونیت
4۔ تحریک حقوق نسواں	5۔ سرمایہ داریت	6۔ انقلابی

اپنے اکتساب کو بڑھائیں

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کونسے بیان صنعتی مزدوروں کی زندگی سے متعلق صحیح ہیں؟ جو غلط بیانات ہیں ان کو درست کریں۔

☆ صنعتوں پر مزدوروں کا کنٹرول ہوتا ہے۔

☆ مزدوروں کی زندگی کے حالات آرام دہ تھے

☆ کم اجرتیں مزدوروں میں بے اطمینانی پیدا کرنے کی چند وجوہات میں سے ایک وجہ تھی۔

☆ صنعتیانے کے دوران جذبات اور احساسات پر زیادہ زور دیا گیا۔

☆ رومان پسند مصنفین اور فن کاروں نے فطرت سے قریب جیسے لوک کہانیوں اور لوک گیتوں میں تشریح کی گئی اقدار کو نمایاں کیا۔

2۔ مزدوروں کو اس وقت درپیش مسائل کی فہرست بنائیں اگر وہ مسائل ابھی بھی موجود ہوں تو ان پر بحث کریں۔

3۔ سرمایہ داریت اور اشتراکیت میں تقابل کرتے ہوئے ایک پیراگراف لکھیں۔

4۔ مساوات کے حصول کے لیے مزدوروں اور خواتین کی تحریکات نے جو کوشش کیں ان میں یکسانیت اور فرق کیا تھا؟

5۔ ایک پوسٹر بنائیں جس میں آزادی، مساوات اور انصاف کے تصور (مزدوروں اور خواتین کے سیاق وسباق میں) پیش کریں۔ان مواقعوں کی نشان دہی کریں جہاں ان تصورات کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔

6۔ دنیا کے نقشے میں ان مقامات کی نشاندہی کیجیے جہاں احتجاجی تحریکیں واقع ہوئیں؟

7۔ صفحہ 187 کے آخری پیراگراف اور صفحہ 188 کے پہلے پیراگراف کو پڑھیے اور تبصرہ کیجیے؟

منصوبہ

کیا آپ اپنے اطراف واکناف ایسے سماجی احتجاجی تحریکیں دیکھتے ہیں؟اس تحریک کے قائدین سے انٹرویو لیں اور ایک رپورٹ تیار کر کے اپنی جماعت میں پیش کریں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21